باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

خلاصہ یہ کہ ابنِ عباسؓ سے مروی یہ حدیث جس میں سو شہیدوں کے ثواب کا ذکر ہے، وہ انتہائی ضعیف ہے۔ اور حضرت ابوہریرہؓ سے جو الفاظ مروی ہیں، ان میں سو شہید کے بجائے ایک شہید کا ذکر ہے تاہم یہ بھی ضعف سے خالی نہیں!

شعر و ادب

جنابِ عبدالرحمٰن عاجزؔ مالیرکوٹلوی

سمجھو کہ وہاں تلبیسِ شیطانِ لعیں ہے!

اُس چیز کی خواہش جو مقدر میں نہیں ہے
دراصل یہ تعذیب ہے جو سخت تریں ہے

تقدیر کے لکھے پہ جو ایماں ہے یقیں ہے
پھر کس لیے آلام و مصائب پہ حزیں ہے

ہر شے میں جھلکتا ہے ترا چہرۂ روشن
پھر بھی یہی کہتے ہیں کہ تو پردہ نشیں ہے

ہر غنچۂ رنگیں ہے ترے حسن کا مظہر
ہر ذرۂ خاکی ترے جلووں کا امیں ہے

ملتی ہے یہیں سے مہ و اختر کو بلندی
خم در پہ ترے میری عقیدت کی جبیں ہے

ہے جس پہ عمل، راحت و عظمت کی ضمانت
ادیانِ زمانہ میں وہ اسلام ہی دیں ہے

چلتا تھا زمیں پر جو کبھی ناز و ادا سے
کیا جانے وہ کس حال میں اب زیرِ زمیں ہے

اس عمر کے دو ساتھی ہیں راحت بھی الم بھی
گلشن میں جہاں پھول ہے کانٹا بھی وہیں ہے

ہشیار، خبردار سنبھل کر اسے چھونا!
دنیا جسے کہتے ہیں وہ اک مارِ حسیں ہے

تھی چاروں طرف دھوم کبھی جن کی جہاں میں
اُن میں سے کوئی آج مکاں ہے، نہ مکیں ہے

ہوتے ہیں زن و مرد جہاں اجنبی دونوں
سمجھو کہ وہاں تلبیسِ شیطانِ لعیں ہے

کم خوری و کم خوابی و کم گوئی کے اوصاف
جس میں ہوں وہ انسان حقیقت میں حسیں ہے

تو جادۂ عصیاں پہ کبھی پاؤں نہ رکھنا
ہر ایک قدم اس کا ہلاکت کے قریں ہے

اس عمر کو غفلت میں وہ ضائع نہیں کرتا
عاجزؔ جسے احوالِ قیامت پہ یقیں ہے